افغانستان اور پاکستان کو اپنے خلاف امریکی منصوبے کا مقابلہ کرنے کے لیے متحد ہونا چاہیے

17 اکتوبر 2026ء کو افغانستان انٹرنیشنل نے رپورٹ کیا: ''پکتیا میں مقامی ذرائع کا کہنا ہے کہ افغانستان اور پاکستان کی سرحد پر، پاکستان کے ضلع کرم کے بالمقابل، طالبان جنگجوؤں اور پاکستانی افواج کے درمیان شدید جھڑپیں شروع ہو گئی ہیں۔''

https://www.afintl.com/en/202610175982

داخلی بیانیوں، سکیورٹی بریفنگز اور جواز پیش کرنے کی کوششوں سے قطع نظر، پاکستان کی مسلح افواج اور افغانستان کے جنگجوؤں کے درمیان یہ جھڑپیں امریکہ کے اس منصوبے کو تقویت دیتی ہیں جس کا مقصد دونوں پر غلبہ حاصل کرنا ہے۔ امریکہ کے پاکستان اور افغانستان کے خطے میں تین بڑے پالیسی مقاصد ہیں۔ اوباما انتظامیہ کے دور میں ان دونوں ممالک کو ایک ہی خطہ تصور کرتے ہوئے ''افپاک (AfPak) ' ' کہا جاتا تھا، اور عملی طور پر ٹرمپ انتظامیہ کے دور میں بھی ان کے ساتھ اسی انداز میں معاملہ کیا جا رہا ہے۔

اول: بگرام ایئر بیس ایسے مقام پر واقع ہے جہاں سے چین اور پاکستان، دونوں کے جوہری اثاثوں کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ 18 ستمبر 2025ء کو ٹرمپ نے کہا: ''ہم وہ اڈہ واپس چاہتے ہیں۔ لیکن ان وجوہات میں سے ایک جن کی بنا پر ہم یہ اڈہ واپس چاہتے ہیں، جیسا کہ آپ جانتے ہیں، یہ ہے کہ وہاں سے چین کی اس جگہ تک پہنچنے میں صرف ایک گھنٹہ لگتا ہے جہاں وہ اپنے جوہری ہتھیار بناتا ہے۔'' اس کے بعد 20 ستمبر 2025ء کو ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر لکھا: ''اگر افغانستان نے بگرام ایئر بیس ان لوگوں، یعنی ریاست ہائے متحدہ امریکہ، کو واپس نہ کیا جنہوں نے اسے تعمیر کیا تھا، تو امریکہ کی جانب سے بُرے نتائج سامنے آئیں گے''!!!

جہاں تک پاکستان کے جوہری ہتھیاروں کا تعلق ہے، ٹرمپ انتظامیہ نے واضح کر دیا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں جوہری ہتھیار برداشت نہیں کر سکتی جو نبی کریم ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔ 2 مارچ 2026ء کو امریکی وزیر دفاع نے کہا: ''ایران جیسی پاگل حکومتیں، جو نبوت سے متعلق اسلامی واہموں کے حصول پر تلی ہوئی ہیں، جوہری ہتھیار نہیں رکھ سکتیں۔'' اس کے بعد 18 مارچ 2026ء کو امریکی دفتر برائے ڈائریکٹر آف نیشنل انٹیلی جنس نے اپنی رپورٹ ''امریکی انٹیلی جنس کمیونٹی کے خطرات کا سالانہ جائزہ 2026ء'' جاری کی۔ اس رپورٹ کے صفحہ 25 پر خبردار کیا گیا: ''پاکستان مسلسل زیادہ جدید میزائل ٹیکنالوجی تیار کر رہا ہے، جو اس کی فوج کو ایسے میزائل

نظام تیار کرنے کی صلاحیت فراہم کرتی ہے جو جنوبی ایشیا سے باہر کے اہداف کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔ اگر یہ رجحانات جاری رہے تو پاکستان بین البراعظمی بیلسٹک میزائل (ICBMs) بھی تیار کر سکتا ہے جو امریکہ کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔''

دوم: افغانستان اور پاکستان کے نادر ارضی عناصر (Rare Earth Elements — REEs) پر کنٹرول حاصل کرنا: جہاں تک افغانستان کا تعلق ہے، نیویارک ٹائمز نے 13 جون 2010ء کو رپورٹ کیا: ''امریکہ نے افغانستان میں تقریباً ایک کھرب ڈالر کے ایسے معدنی ذخائر دریافت کیے ہیں جن سے ابھی تک فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔۔ مثال کے طور پر، پینٹاگون کی ایک داخلی یادداشت میں کہا گیا ہے کہ افغانستان لیتھیم کے معاملے میں 'سعودی عرب' بن سکتا ہے، جو بیٹریاں بنانے میں استعمال ہونے والا ایک اہم خام مال ہے۔''

11 جون 2026ء کو طالبان کے نائب وزیرِ کان کنی، عبدالرحمن قانت، نے کابل میں افغان امریکن چیمبر آف کامرس (AACC) کے صدر اور چیف ایگزیکٹو آفیسر (CEO) جیفری گریئکو سے ملاقات کی۔ طالبان کی وزارتِ کان کنی کے مطابق، دونوں فریقوں نے افغانستان کے کان کنی کے شعبے میں امریکی سرمایہ کاری لانے کے امکانات پر تبادلۂ خیال کیا۔ 30 اگست 2026ء کو فنانشل ٹائمز نے رپورٹ کیا: ''طالبان کے وزیرِ خارجہ امیر خان متقی نے کہا کہ افغانستان کان کنی سمیت مختلف شعبوں میں امریکی سرمایہ کاری کا 'یقیناً' خیرمقدم کرے گا۔''

جہاں تک پاکستان کے نادر ارضی عناصر کا تعلق ہے، پاکستان وسیع معدنی علاقوں اور ارضیاتی اعتبار سے اہم مقام کا حامل ہے۔ یہ مقام دنیا کی اہم تانبے اور سونے کی معدنی پٹی، یعنی ٹیتھیئن میٹالوجینک بیلٹ، میں واقع ہے۔ ملک میں 92 معلوم معدنیات موجود ہیں، جن میں سے 52 کا تجارتی پیمانے پر استخراج کیا جاتا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان (ICMA) کے مطابق، ملک کے معدنی ذخائر کی مالیت تقریباً 8 کھرب ڈالر لگائی گئی ہے۔

تاہم، پاکستان کے حکمران امریکی کمپنیوں کو ان معدنی وسائل پر ملکیتی حقوق منتقل کر رہے ہیں۔ 8 ستمبر 2025ء کو پاکستان کی فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن (FWO) اور امریکی ریاست میسوری میں قائم کمپنی یو ایس اسٹریٹجک میٹلز (USSM) نے نادر ارضی عناصر سے متعلق دو مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط کیے۔ اس کے بعد 26 ستمبر 2025ء کو ٹرمپ نے اپنے ''پسندیدہ فیلڈ مارشل'' سے ملاقات کی، جس نے انہیں نادر ارضی عناصر پر مشتمل ایک ڈبہ پیش کیا۔

سوم: امریکہ اور اس کے زیرِ سرپرستی بھارت کے مقابلے میں مسلمانوں کی مسلح افواج کی صلاحیتوں کو کمزور کرنا: افغانستان کے جنگجوؤں نے اگست 2021ء میں امریکی فوجی دستوں کو ملک سے نکال دیا۔ مئی 2025ء میں پاکستان کی مسلح افواج نے بھارت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا، جس کے نتیجے میں امریکہ نے بے چینی کے عالم میں جنگ بندی کرانے کی کوششیں کیں۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ مسلمان امریکی صلیبی قوتوں، یہودی وجود اور ہندو ریاست کے مقابلے میں طاقتور ہوں۔ چنانچہ واشنگٹن اس بات پر انحصار کر رہا ہے کہ افغانستان اور پاکستان ایک طویل المدت، محدود شدت کی جنگ — (Low-Intensity Conflict LIC) میں الجھے رہیں۔ ایسی جنگ دونوں فریقوں کو کمزور کرے گی اور ان کے وسائل کو اس جدوجہد سے ہٹا دے گی جنہیں کفار کے مقابلے اور مسلمانوں کی مقبوضہ سرزمینوں کی آزادی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اے پاکستان اور افغانستان کے مسلمانو! بالعموم، اور ان کے علمائے کرام اور مسلح افواج! بالخصوص!

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی نصرت سے آپ نے مل کر سوویت روس کی بالادستی کا خاتمہ کیا تھا، اور آپ مل کر امریکہ کی کمزور ہوتی ہوئی بالادستی کو بھی ختم کر سکتے ہیں۔ جب ٹرمپ آپ کو ''بُرے نتائج'' کی دھمکیاں دیتا ہے تو آپ جانتے ہیں کہ اس کی فوج ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ ایران میں اس کی ناکامی اس کا واضح ثبوت ہے۔ اس کے بجائے، ٹرمپ چاہتا ہے کہ آپ ایک دوسرے سے لڑیں تاکہ امریکہ آپ سب پر اپنا غلبہ قائم کر سکے۔ لہٰذا، اسلام کی اخوت کے ان خوشبودار الفاظ کو اپنی زبانوں پر جاری کریں جو باہمی نفرت پر مبنی اس بوسیدہ گفتگو کی جگہ لے لیں جو قوم پرستی اور قبائلیت کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ کیا اوس اور خزرج کے قبائل نے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کی خاطر انتقام اور بدلے کی دشمنی ترک نہیں کر دی تھی؟ وہ انصار بن کر متحد ہوئے تاکہ غزوۂ بدر میں دشمن کفار کو شکست دے سکیں۔ آج آپ کو بھی اسی طرح متحد ہو کر دشمن کفار کو شکست دینی چاہیے۔ امریکہ اور ہندو ریاست کے ساتھ ہر قسم کے اتحاد اور تعلقات منقطع کر دیں، جن میں فوجی تعاون، انٹیلی جنس کا تبادلہ، سفارتی مشنز، براہِ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) اور تجارتی تعلقات شامل ہیں۔

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے فرمایا: ﴿الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا﴾ ''وہ لوگ جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست اور حلیف بناتے ہیں، کیا وہ ان کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں؟ یقیناً تمام عزت تو اللہ ہی کے لیے ہے'' (سورۃ النساء، 4:139)۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے ہمیں خبردار فرمایا: ﴿مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلاَ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ ''اہلِ کتاب میں سے جن

لوگوں نے کفر کیا اور مشرکین، وہ ہرگز یہ پسند نہیں کرتے کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر کوئی بھلائی نازل ہو۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے خاص کر لیتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے'' (سورۃ البقرۃ، 2:105)۔ بلاشبہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے آپ کو وافر معدنی دولت عطا فرمائی ہے۔ اس دولت کے ملکیتی حقوق کافروں کے حوالے کرکے خود کو اس سے محروم نہ کریں۔ شرعی حکم یہ ہے کہ معدنی دولت عوامی ملکیت ہے، جس سے حاصل ہونے والا فائدہ اور اس کی قیمت مسلمانوں کی پوری جماعت (جماعتِ مسلمین) کی ملکیت ہے۔ امام ترمذی نے ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: «أنه وفد إلى رسول الله ﷺ، فاستقطعه الملح فقطع له، فلما أن ولّى، قال رجل من المجلس: أتدري ما قطعت له؟ إنما قطعت له الماء العِدّ، قال: فانتزعه منه» ''وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے نمک کی کان عطا کرنے کی درخواست کی، تو آپ ﷺ نے وہ انہیں عطا فرما دی۔ جب وہ واپس جانے لگے تو مجلس میں موجود ایک شخص نے عرض کیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے انہیں کیا عطا فرمایا ہے؟ آپ نے تو انہیں وافر پانی جیسی چیز عطا کر دی ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے وہ ان سے واپس لے لی۔'' مسلمانوں کی جماعت کے امام پر شرعاً لازم ہے کہ وہ امت کی معدنی دولت کی نگرانی کرے، اس کی ترقی اور استخراج کے لیے ماہرین کی خدمات حاصل کرے، اور اس بات کو یقینی بنائے کہ اس سے حاصل ہونے والے فوائد اور آمدنی کو امت کے امور کی دیکھ بھال پر خرچ کیا جائے۔

اپنی مسلح افواج اور جنگجوؤں کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ خلافتِ راشدہ کے قیام کے لیے نصرت (فوجی مدد) فراہم کریں۔ بے شک حزب التحریر آپ سب سے خیر کی توقع رکھتی ہے، اور آپ میں سے کسی کے بارے میں برائی کی توقع نہیں کرتی۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم ایک ہدایت یافتہ خلیفہ کے زیرِ قیادت فتح اور شہادت حاصل کرنے کے لیے اپنی جانیں اور اپنے اموال صرف کریں!

مصعب عمیر

ولایہ پاکستان